www.novelsclubb.com
تو چاند تمہیں دیکھتا ہے
ناولز کلب
از قلم امیر حمزہ راجپوت
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

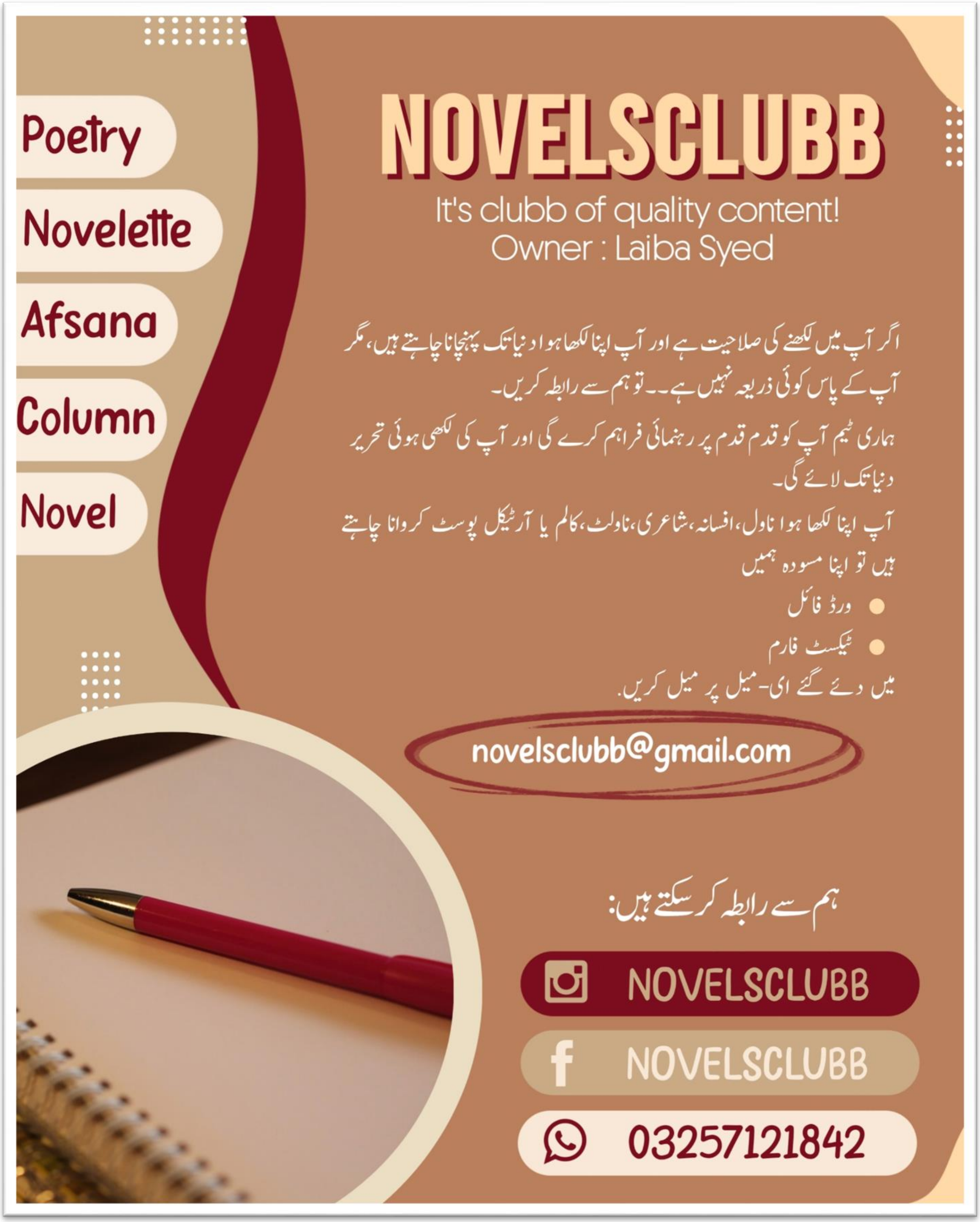
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تو چاند تمہیں دیکھتا ہے

از قلم

امیر حمزہ راجپوت

www.novelsclubb.com

قسط ۱

تاریکی قطرہ قطرہ اس جنگل پر پھیل رہی تھی۔ وہ اپنی دوست زینب کے ہمراہ چلتے ہوئے بکھرے پتوں پر سرسراہٹ پیدا کر رہی تھی۔ وہ سیاہ پینٹ شرٹ پر سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنے اور دونوں کندھوں پر سیاہ بالوں کی امر بیلیں پھیلائے بڑی شان سے چل رہی تھی۔

گلؔ! ہم یہاں کر کیا رہے ہیں؟"خوف ظاہر کرتے ہوئے زینب نے پوچھا۔"

ویں مرتبہ تم پوچھ چکی ہو۔ ویٹ مائی ڈئیریٹ۔"گلؔ مسکرائی۔118"

اب نہیں پوچھو گی۔"زینب خفا ہوئی۔

ویسے۔۔۔۔ تم ہو کیا؟ میرا مطلب کہ تمہارے پاس میجیکل پاورز ھیں۔ تم اڑ سکتی ہو، غائب ہو سکتی ہو۔ لیکن تم actually ہو کون؟"کچھ دیر بعد زینب نے ناچُپ رہتے ہوئے پوچھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پتہ نہیں۔میری فیمیلی میں سب نارمل ہیں۔اتنے برس سے یہی جاننے کی کوشش کر رہی ہوں کہ میرے پاس پاورز کیسے آئیں؟5 سال کی عمر سے پہلے کا مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔"گل اُلجھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔اچانک اس کی نظر جنگل کے گھنے درخت کے قریب اگے ہوئے blue rose (نیلا گلاب)پر پڑی۔

مل گیا"جوش سے کہتے ہوئے گل شان سے اس پھول کی جانب بڑھنے لگی۔اب اندھیرا پہلے کی نسبت گہرا ہو گیا تھا۔لیکن چیزیں اب بھی واضح تھیں۔

ہم20 کلو میٹر صرف پھولوں کے لیے آئے ہیں۔"قدر حیرت سے زینب نے تبصرہ کیا۔"

یہ کوئی معمولی پھول نہیں ہے۔"وہ پھول کی مزید قریب پہنچ چکی تھی۔"یہ یونیک ہے blue ۔۔۔ میجیکل فلاور"گل نے ہاتھ پھول کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔جب گل نے توڑا تو اتنی تیز نیلی روشنی پھول سے نمودار ہوئی کہ سارا جنگل نیلی روشنی کی چادر سے rose ڈھانپا ہوا محسوس ہونے لگا۔

۔"زینب کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا۔it is merical واؤ۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن اتنا ہی خطرناک بھی ہے۔"ہاتھ میں روشن پھول تھامے ہوئے زینب کی جانب گھوم کر" گل نے کہا۔

خطرناک۔۔ک۔۔کیسے ؟"سوالیہ نظروں سے گھورتے ہوئے زینب بولی۔"

یہ ایک میجیکل فورسٹ ہے اور یہ پھول اس کی سب سے قیمتی چیز ہے۔ہم نے اس کی سب " سے قیمتی چیز لے لی ہے۔یہ اتنی اسانی سے ہمیں یہاں سے نکلنے نہیں دے گا۔

مطلب ؟۔۔۔کیا کرے گا۔۔یہ جنگل ؟"زینب بمشکل بول پائی۔"

زیادہ کچھ نہیں کچھ ریکارڈیں کھڑی ہو جائیں گیں یا۔۔۔۔یا پھر ایک دم بلاسٹ ہو جائے" گا۔۔۔اور ہم اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے"۔گل نے مزے سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

گل کی بچی !تم۔۔۔تم جانتی ہو ایک ہفتے بعد میری شادی ہونے والی ہے۔تم پھر بھی مجھے اپنے" ساتھ لے ائی۔اگر میں مر گئی تو۔۔۔"ڈرتے ہوئے زینب بدقت بول پائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم پریشان مت ہو۔ تمہارے مرنے کے بعد میں تمہارے اشعر سے شادی کر لوں گی۔ قسم " سے اسے بہت خوش رکھوں گی۔ "ہنسی دباتے ہوئے گل نے کہا۔ وہ دونوں اب جنگل کی نصف میں پہنچ چکی تھی۔ پھول ابھی بھی پورے جنگل میں روشنی بکھیرنے میں مصروف عمل تھا۔

گل کیا یہ سچ میں بلاسٹ ہو گا؟ "زینب اب بھی ڈری ہوئی تھی۔ "

"سوری۔۔۔۔۔ کوئی بلاسٹ نہیں ہو گا۔ میں مذاق کر رہی تھی۔ "

لعنتی لڑکی۔۔ میری جان پر بنی ہے اور تم مذاق کر رہی ہو۔ "زینب ہانپتے ہوئے بولی۔ "

لیکن اگر پھول میرے ہاتھ سے گر گیا تو۔۔۔ تب بلاسٹ ہو سکتا ہے۔ بٹ ڈونٹ وری۔ تم" میرے ہاتھوں کی گرفت جانتی ہو۔ "گل نے قدرے فخر سے کہا۔

احمر اس وقت کیا کر رہا ہو گا؟ "زینب نے خود کو نارمل کرتے ہوئے پوچھا۔ "

کارٹون دیکھ رہا ہو گا۔ حالانکہ اس عمر میں اس کے بچوں کو کارٹون دیکھنے چاہیے تھے۔ "گل " نے ہنستے ہوئے کہا۔

تم اس سے محبت کرتی ہو؟ "رک کر اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے زینب نے قدر نرمی سے پوچھا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محبت کا نام سن کر گل کی نظریں اس کے ہاتھ میں پہنے ہوئی انگوٹھی پر جم گئیں۔وہ یکدم افسردہ ہو گئ۔(یہ ہے تمہارے گھر والے ؟۔۔اور یہ ہیں تمہارے لوگ ؟۔۔مجھے نفرت ہے تم سے۔۔۔شدید نفرت۔۔۔)یہ دردناک اوازیں اس کے کانوں میں گرجنے لگیں۔اس نے سر جھٹکا۔"اس جنگل میں ایسے بہت سے پودے ہوں گے جو کہ ناپید ہو چکے ہیں۔محبت بھی انہی پودوں میں سے کوئی ایک تھا جو کہ اب صف ہستی پر نہیں ہے۔"اب وہ نظر جھکائے روشن پھول کو دیکھنے لگی۔

گل۔۔وہ اچھا لڑکا ہے۔"زینب مسکرائی۔"

میں جانتی ہوں وہ اچھا لڑکا ہے۔اسی لیے تو میرا دوست ہے۔۔۔۔اور صرف دوست ہے "۔"گل نے اسے تنبیہ کی۔اچانک تیز ہوا کا جھونکا آیا جس کی وجہ سے گل ساتھ کھڑے درخت سے ٹکرائی اور blue rose گل کے ہاتھوں گر گیا۔اب گل اور زینب کے چہروں کا رنگ زرد پڑنے لگا۔وہ کبھی روشن پھول کو زمین پر پڑا دیکھتی ہے اور کبھی ایک دوسرے کو۔وہ جانتی تھیں کہ اگے کیا ہونے والا ہے۔اور جو ہونا تھا وہ بہت بھیانک تھا۔اچانک بلاسٹ ہوا اور سارا جنگل دھوئیں میں بدل گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

--------------------♥♥♥♥--------------------------

شہر اسلام اباد میں بڑی بڑی عمارتیں کھڑی آسمان سے باتیں کر رہی تھیں۔ان میں سے ایک عمارت میں تیسرے فلور پر کھڑکی سے اندر جھانکیں تو ایک لڑکا حال میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔

خیریت۔تم کیوں ادھر دھندناتے پھر رہے ہو؟"60 سالہ عورت نے قدرے ناپسندیدگی" سے پوچھا .

ک۔۔۔کک۔۔کچھ نہیں۔بس یوں ہی۔۔گل سے ملنے آیا تھا میڈم۔"وہ اٹک اٹک کر بول" رہا تھا۔

دور رہا کرو اس سے۔اور نچلے پورشن تک محدود رہو۔ہمارے سروں پر منڈھرانے کی قطعا " ضرورت نہیں۔"وہ غصے سے بولی۔تو احمر غصے سے لب کاٹتی رہ گیا۔پھر وہ نچلے پورشن کی جانب چل دیا۔وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا اور ڈھپ سے دروازہ بند کیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہزار دفعہ کہا ہے بتا کر جایا کرو لیکن نہیں۔ میڈم مجھے کیوں بتائیں گیں۔ میں تو کوئی لوفر اوارہ ہوں۔ جس کی کوئی ویلیو ہی نہیں۔" وہ سوچوں میں اپنی بھڑاس نکال رہا تھا۔ کمرے میں 25 سالہ امجد بھائی داخل ہوئے۔ وہ اسے پریشان دیکھ کر اس کے قریب ا بیٹھے ہیں۔

"احمر۔۔۔ پریشان کیوں ہو رہے ہو؟" وہ دنیا و مافیھا سے بے خبر اس کی اواز پر چونکا۔

"میں کیا دشمن ہوں اس کا جو ہر جگہ میرے بغیر چلی جاتی ہے۔" وہ غصے سے پھٹ پڑا۔

"تم جانتے ہو تم کیا ہو اس کے لیے۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ تمہارے لیے کیا ہے۔ (وہ رکا)۔۔ حال دل اسے بتانا پڑے گا اس پر وحی نہیں اترے گی۔"

"میں۔۔ میں کیسے اسے یہ سب۔۔۔" وہ کنفیوزڈ لگ رہا تھا۔

"پھر اس کے بچوں کے نام سوچنا شروع کر دو۔ کیونکہ جلد اس کی شادی ہو جائے گی پھر تم اس کے علاوہ کچھ نہیں کر پاؤ گے۔" واجد بھائی ہنستے ہوئے باہر چلے گئے۔ وہ وہیں بیٹھا سوچتا رہا۔ وہ دونوں بھائی نچلے پورشن میں رہنے والے کرائے دار تھے۔ پانچ منزلہ عمارت گل کی ماما بلقیس بیگم اور اس کے بابا جہانگیر فاروقی کی ملکیت تھی۔ بلقیس بیگم اپنا فیملی بزنس چلا رہی تھیں جبکہ جہانگیر صاحب 10 سال پہلے ایک مشہور و معروف اداکار تھے۔ جو کہ فلم انڈسٹری کو خیر آباد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہہ چکے تھے۔اب وہ بھی بلقیس بیگم کے ساتھ فیملی بزنس چلاتے ہیں۔ بلقیس بیگم چونکہ ایک سیاست دان کی بیٹی تھیں۔اس لیے ان کا کافی رعب ودبدبہ تھا۔

جنگل میں ایک دم بلاسٹ ہوا۔ جس سے سارا جنگل راکھ میں بدل چکا تھا۔پتوں سے سجی سرزمین بنجر صحرا کا روپ دھار چکی تھی۔درختوں کی شاخوں پر بیٹھے پرندے سانسوں سے محروم ہو چکے تھے۔ہوا میں سیاہ دھوئیں کے مرغولے اٹھ رہے تھے۔

"کیا ہم زندہ ہیں۔۔۔یا۔۔۔۔۔ہماری روحیں ہیں یہ۔۔؟"زینب نے انکھیں کھولتے ہوئے ہانپتی ہوئی اواز سے کہا

"اف کورس زندہ ہیں۔۔۔تم نے گل کو ہلکا لے لیا ہے۔۔۔۔"فخریہ انداز میں گل نے کہا۔

"پر۔۔۔ہم یہاں کیسے پہنچے؟ ہم تو جنگل میں تھے۔"وہ دونوں جلتے ہوئے جنگل سے دو کلو میٹر دور کھڑی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں نے کہا تھانا۔۔۔جنگل ریکاوٹیں کھڑی کرے گا۔ایک جادوئی ہوا کے جھونکے نے پھول "
میرے ہاتھ سے گرادیا۔لیکن میں بھی گل ہوں بھئی۔ایسے کیسے ہار مان لیتی۔"وہ انگلی سے اپنے بالوں کی لٹ کو لپیٹتے ہوئے بتارہی تھی۔

پھر تم نے کیسے ہمیں بچایا۔"زینب متجسس تھی۔ "

پھول کے گرنے سے لے کر بلاسٹ میں صرف دو سیکنڈ کا وقفہ ہوتا ہے۔ گروہ مجھے یہ پہلے ہی" بتاچکے تھے۔اس لیے اپنی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے میں نے دو سیکنڈ پورے ہونے سے پہلے ہی تمہیں اور خود کو غائب کردیا۔سو ہم یہاں ہیں اور زندہ ہیں۔"وفاتحانہ مسکراتے ہوئے بتارہی تھی۔

اگر میں مرجاتی تو اگلے ساتوں جنم تمہیں ذلیل کرتی رہتی۔"وہ غصے سے گل کو سنارہی تھی۔ "
گل ہنس دی۔"چلو اب گھر چلتے ہیں۔:زینب نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

تم گاڑی میں بیٹھو میں ایک کام نپٹا کر آتی ہوں۔"گل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

گل اب کون سا کام رہ۔۔۔۔"زینب کی بات مکمل ہونے سے پہلے گل غائب ہوچکی تھی "
۔زینب نے سرد آہ بھری اور چند قدموں کی دوری پر کھڑی اپنی گاڑی میں چل کر بیٹھ گئی۔کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساعتیں بیتیں۔ گل واپس گاڑی کے سامنے نمودار ہوئی۔ وہ چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ لیے ایک ہاتھ کو پیچھے چھپائے گاڑی کے سامنے کھڑی تھی۔ زینب فوراً گاڑی سے اتر کر اس کی جانب چل دی۔

اب کہاں چلی گئی تھی؟" زینب نے تنگ آکر پوچھا۔"

گل پھول لیے بغیر چلی جائے۔ ایسا ممکن ہے کیا؟" وہ فاتحانہ مسکرائی گل نے چھپایا ہوا ہاتھ " تھا۔ لیکن اب اس میں روشنی نہیں blue rose اس کے سامنے کیا اور اس کے ہاتھ میں نکل رہی تھی۔

گل۔۔۔ یہ۔۔۔ تو۔۔۔ یہ تو تباہ ہو گیا تھا۔۔۔ پھر کیسے۔۔۔" وہ بے یقینی کے عالم میں بول """ رہی تھی۔

تمہیں کیا لگا۔ ہمیں سزا دینے کے لیے یہ جنگل خود کو تباہ کر لے گا؟" گل نے مسکراتے ہوئے " پوچھا۔

مطلب وہ سب دھوکہ تھا۔۔۔" زینب بے یقینی سے بولی۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بالکل۔وہ چند سیکنڈز کے لیے تباہ ہوتا ہے۔۔لیکن پھر دوبارہ خود کو نارمل کر لیتا ہے۔۔اور بلو روز بھی واپس ٹھیک ہو جاتا ہے۔ "

امیزنگ یار۔۔۔پر یہ اب روشن کیوں نہیں ہے۔"زینب قدرے تجسس سے بولی۔ "

کیونکہ جنگل سے باہر اس کا بس نہیں چلتا۔جس طرح میری ماما کے سامنے میرے بابا کا بس نہیں چلتا۔"وہ کہتے ہوئے ہنس دی۔ "

بدتمیز۔چلو اب نکلتے ہیں۔"وہ دونوں ہنسی خوشی گاڑی میں بیٹھ کر چل دی گل نے گھر پہنچتے ہی بلیو روز کو ایک لکڑی کے باکس میں رکھا اور باکس کو ڈریسنگ مرر کے سامنے سجا دیا۔پھر وہ احمر سے ملنے نچلے پورشن پر چلی گئی۔اس نے دروازہ نوک کیا تو کوئی رسپانس نہ آیا۔اس نے دروازہ کھولا تو احمر سر جھکائے،منہ پھلائے،غصے سے،صوفے پر براجمان تھا۔وہ چلتی ہوئی اس کے قریب ائی۔ "

او میرا ڈوریمون۔۔۔ناراض ہے۔"گل نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ "

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔جاؤ زینب کے پاس۔"اس نے غصے سے کہتے ہوئے رخ موڑ لیا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے ایک ضروری کام تھا اس سے۔" وہ سمجھانے لگی۔"اس کام کے لیے کسی لڑکی کی " ضرورت تھی۔تو تمہیں کیسے ساتھ لے جاتی۔" وہ نرمی سے کہہ رہی تھی جب کہ وہ ابھی بھی رخ موڑے ہوئے تھا۔

چلو پھر ایسا کرتے ہیں تم میرے دوست سے سہیلی بن جاؤ پھر میں تمہیں 24 گھنٹے اپنے ساتھ " رکھوں گی۔پرومس۔" مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی۔

تمہیں بہت مزہ اتا ہے نا مجھے تنگ کر کے۔اب میں تمہیں تنگ کروں گا۔جاؤ۔میں تم سے " بات نہیں کروں گا۔" وہ خفا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے۔ویسے۔۔۔۔میں نے تمہارے لیے ایک اینیمیٹڈ مووی خریدی تھی۔تم " چونکہ اب ناراض ہو تو ٹھیک ہے۔" وہ انکھیں اس پر جمائے مسکراہٹ دبائے بولی۔وہ جانتی تھی کہ اینیمیٹڈ مووی اور کارٹونز 25 سالہ احمر کی کمزوری ہیں ان کے نام پر تو وہ بڑی سے بڑی جنگ بھی بھلا سکتا تھا۔

مجھے نہیں۔۔۔۔چاہیے۔۔۔اینیمیٹڈ موویز۔" احمر بولا تو اس کے الفاظ کا اس کا ساتھ نہیں " دے رہے تھے۔برف پگل رہی تھی۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں چلتی ہوں۔۔"وہ شیطانی مسکراہٹ لیے مڑ گئی۔"

میں نے تمہیں معاف کیا۔"اینیمیٹڈ مووی کو ہاتھ سے جاتا دیکھ کر وہ جھٹ سے بول پڑا۔وہ" شیطانی مسکراہٹ پر قابو پائے پلٹ کر دونوں بازو سینے پر باندھے کھڑی ہو گئی۔

"اب آئی نہ ٹرین ٹرین پٹڑی پر۔۔ "

تین سال کی دوستی جو ہے۔اب کیسے ناراض رہ سکتا ہوں"۔وہ محفوظ ہوتے ہوئے بولا۔ "

ہاں بھئی یہ بات تو ہے"۔وہ مسکرا کر بولی۔"

"اب تم ناراض تو نہیں ہو نا۔"

نہیں"وہ مسکرا کر بولا۔ "

پھر وعدہ کرو۔تم اگلے دو دن تک ناراض نہیں ہو گے۔""وعدہ رہا"وہ ہنوز مسکرا رہا تھا۔۔"

آج آفس میں ماما کا موڈ کیسا تھا۔آئی مین کوئی لاوا تو نہیں پھٹنے والا۔"وہ مصنوعی سنجیدگی سے" بولی۔"بلقیس بیگم ہوں اور غصے سے باہر پائی جائیں۔ایسا ممکن ہی نہیں۔"وہ سر جھٹک کر بولا۔

مطلب آج پھر میری شامت آنے والی ہے اور آج اس مہینے میں میری ساتویں چھٹی تھی " ۔افس کا کام بھی باقی ہے"وہ قدرے پریشانی سے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کام کی فکر نہ کرو وہ میں کر دوں گا۔بس فرج سے برف لے جاؤ۔تمہاری ماما کو ٹھنڈک کی " سخت ضرورت ہے۔"وہ شرارتی انداز نے بولا تو وہ بھی ہنس دی۔وہ دونوں بلقیس بیگم کے آفس امپلائی تھے۔

چلو اب میں چلتی ہوں۔۔۔"وہ کہہ کر پلٹی۔"

پر میری اینیمیٹڈ موویز۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ حیرت سے بولا۔"

پکڑی گئی"وہ زیر لب بڑ بڑائی۔۔"سوری وہ تو میں نہیں لائی۔۔۔۔میں نے جھوٹ بولا" تھا۔۔۔"وہ سر کو جاتے ہوئے بولی۔

کیا؟۔۔۔۔۔"اس کے قدموں تلے زمین کھسک گئی۔"

پر تم نے کہا تھا تم اب ناراض نہیں ہو گے۔"وہ محفوظ ہوتے ہوئے بولی۔"

تم نے مجھے چیٹ کیا ہے۔جاؤ گل مت تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔"وہ قدر خفگی سے " بولا۔

دیکھو اب تم اپنی بات سے مکر نہیں سکتے۔تم نے وعدہ کیا تھا کہ اگلے دو دن تک تم ناراض نہیں ہو گے۔"اب احمر کا غصہ۔۔۔۔سنجیدگی اور سنجیدگی ایک خوشگوار کہہ کے میں بدل گئی وہ دونوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زور زور ہنسنے لگے۔اب گل واپس اپنے پورشن میں چلی ائی۔وہ اپنے بابا کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی تھی۔

بابا کیا آج ریاعت مل سکتی ہے؟آپ آج بچالیں گے نا" گل نے اہستہ سے سرگوشی کی۔وہ " غلطی کرنے کے بعد بابا کو ہمیشہ ساتھ ملا لیتی تھی۔

کیا کھسر پھسر کر رہی ہو؟" ماما نے بابا کے جواب دینے سے پہلے ہی پہنچ کر کہا۔"

کچھ نہیں بس کھانے پر تبصرہ کر رہے تھے۔" بابا جان نرمی سے کہا۔"

اپ نے فلم انڈسٹری تو چھوڑ دی۔لیکن اداکاری کبھی نہیں چھوڑ پائیں گے۔" ماما نے افسوس" سے بابا پر نظر جمائے کہا تو گل ہنسنے لگی۔

بے بیگم" بابا نے شکوہ کرتی نگاہوں سے کچھ کہنا چاہا لیکن چپ رہ گئے۔ "

تم کیوں ہنس رہی ہو، کوئی لطیفہ سنایا ہے میں نے۔" ماما غصے سے بولی۔"

میں تو بس۔۔۔" اس کی ہنسی خاوشی میں بدل گئی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر ان سے سیر سپاٹوں سے فرصت مل جائے تو افس بھی اجانا۔سارے نکمے لوگ میری افس " میں ٹھہرے ہیں۔"وہ برہمی سے بولتی ہوئی کھانا کھانے لگی۔گل بھی معصوم شکل بنائے کھا رہی تھی۔

اور ہاں۔۔وہ نیا پراجیکٹ تم اور احمر نہیں کر رہے۔"ماما نے حکمیہ کہا۔ "

کیوں ماما"گل نے قدر حیرت سے پوچھا۔ "

کیونکہ اپ ابھی سیر سپاٹو کی موڈ میں ہیں۔اور میں اپ کی مصروفیات میں خلل نہیں چاہتی " ۔"ماما نے تنزیہ کہا۔وہ شکایتی نظروں سے بابا کو دیکھنے لگی"میں کیا کہہ سکتا ہوں"والے انداز میں بابا نے شانیں اچکائے۔وہ رات بیت چکی تھی اب ایک نئ صبح تھی۔جہاں اخبارات نہیں خبریں اور وقت نئے موڑ دکھانے کو بے قرار تھا۔گل نیند سے جاگی اور اٹھ کر ڈریسنگ مرر کے قریب پڑے لکڑی کے باکس تک جا پہنچی۔اس نے باکس کھولا تو اس کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

---------------◇◇◇◇◇---------------

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سورج کی سنہری کرنیں صحرائی سرزمین کے بدن پر لپٹی ریت کو چمکا رہی تھی۔ صحرائی سرزمین چولہے کی مانند تپ رہی تھی۔ایک 25 سالہ نوجوان کھجور کے تنے کے قریب لیٹا تھا۔اس کے سر اور داڑھی کے بال گنگریالے تھے۔اس کے چہرے پر ریت اور مٹی کے اثار تھے۔وہ چہرے پر صدیوں کی تھکان لیے بے منزل مسافر معلوم ہوتا تھا۔وہ زمین پر لیٹا اوپر کھجور کے درختوں کے پتوں پر نظریں ٹکائے کہیں گم تھا۔شاید ماضی میں اٹکا تھا۔یا شاید مستقبل میں۔جادوئی صحرا کا قیدی تھا۔حاطب خان تھا۔

تجھے کیا خبر میرے حال کی

میرے درد میرے ملال کی

اس کے کمزور لبوں نے حرکت کی۔اس کی اوازیوں جیسے صدیوں بعد گلے سے جدا ہوئی ہو۔اس کی انکھیں زخمی سی معلوم ہوتی تھیں۔ کھجور کے پتوں سے تیز روشنی نکلی اور منظر رات میں بدل گیا۔حاطب سفید شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو کہ کافی فیٹنگ میں تھی۔ کف پیچھے کو موڑے ہوئے تندرست و توانا لگ رہا تھا۔ وہ ہاتھ میں ایک ورق لیے یہی شعر پڑھ رہا تھا۔

یہ میرے خیال کا سلسلہ

کسی اور سے ہے ملا ہوا

اسے دیکھنا اسے سوچنا

میری زندگی کا ہے فیصلہ

وہ پڑھ رہا تھا کہ زخمی انکھیں دور روشنی کے ایک شعلے پر پڑی جو کہ ساعتیں بیتنے کے ساتھ ساتھ قریب سے قریب اتا جا رہا تھا۔

یہ اسی کی پلکوں کے سائے ہیں

میری روح میں جو اتر گئے

اب وہ شعلہ واضح ہونے لگا تھا وہ ایک لالٹین تھا جو کہ خوبصورت ہاتھوں نے تھام رکھا تھا۔ وہ سفید شلوار قمیض پہنے کندھے پر سفید جالی دار دوپٹہ سجائے ہاتھ میں لالٹین لیے بڑی نازوں سے چلتی ا رہی تھی۔ حاطب کی نظریں اس پر ٹھہر گئیں۔ مانو کہ وقت تھم سا گیا۔ سانسیں رک سی

گئیں۔اب وہ قریب تھی۔۔بہت قریب۔یوں جیسے کئ جہاں گزر کرائی ہو۔اس کے لیے۔

خاص اسی کے لیے۔اس نے کھجور کے تنے سے لگے کیل سے لالٹین کو لٹکایا اور خود اس کے

قریب بیٹھ گئی۔

یہ جنون منزل عشق ہے

جو چلے تو جہاں سے گزر گئے

حاطب نے اس کے خوبصورت بالوں کو چھونا چاہا لیکن اچانک وہ غائب ہو گئی۔سارا منظر

دھندلا ہو گیا۔اور وہ وہیں کھجور کے تنے تلے لیٹا تھا یہ خوابوں کی دنیا بھی عجیب دنیا ہوتی ہے۔اور

خواب بھی اگر محبوب کے ہوں تو اس دنیا سے بڑھ کر دکھ کہیں نہیں ملتے۔

------------◇◇◇◇◇◇◇------------------------

گل نے لکڑی کا باکس کھولا تو وہ خالی تھا کتنی ہی دیر وہ خالی بوکس تھامے کھڑی رہی۔پھر اس نے

باکس بند کر کے رکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابھی پتہ چل جائے گا کہ بلوروز کہاں ہے۔" وہ غصے سے بڑبڑاتی ہوئی یوگا کے انداز میں زمین پر" بیٹھ گئی۔اس نے پلکوں کے پردے سے انکھوں کو بند کیا۔اب وہ جادو سے فوکس کر رہی تھی اسے ایک منظر نظر ایا جس میں سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس ایک شخص ہاتھ ہمیں بلوروز لیے ہوئے تھا۔اس کے چہرے پر سیاہ ماسک ہونے کی وجہ سے اس کی شناخت ممکن نہ تھی لیکن وہ ایک مرد تھا جس کے ہاتھوں کی پانچوں انگلیاں انگوٹھیوں سے لدی ہوئی تھیں۔اس کے گرد اندھیرے کی حکمرانی تھی۔گل نے انکھیں کھولیں۔"اس غیر واضح منظر سے کیسے کسی کو پہچان سکتی ہوں" وہ الجھی ہوئی خود سے سوال کر رہی تھی۔اس نے دوبارہ فوکس کیا اس بار بھی وہی حلیے والا شخص تھا۔گل اس کے جسم کو سکین کر رہی تھی۔اس کی گردن پر ایک زخم کا نشان تھا ۔گل نے فورا انکھیں کھولیں۔وہ جانتی تھی کہ یہ نشان کس کی گردن پر ہے۔وہ حیرت میں ڈوبی دکھائی دے رہی تھی۔وہ اٹھی اور روشنی کی سی تیز رفتار سے کچن میں پہنچ گئی۔اس نے وہاں پہنچ کر کیبن سے تیز رفتار چھری اٹھائی اور وہاں کھانا پکاتے ہوئے اصغر کو بازو سے تھامے دیوار کے ساتھ لگا دیا۔اور چھری اس کی گلے کے قریب ٹھہرا دی۔

بلوروز کہاں ہے؟"وہ غصے سے چلائی۔ "

اصغر اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھا اس لیے وہ بے حد خوف و حیرت زدہ لگ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کس۔۔۔کس پھول کی بات کر رہی ہیں بی بی جان۔"وہ بمشکل بول پایا۔"

اسی بلوروز کی جو کل رات تو نے میرے کمرے سے چرایا ہے۔"وہ غصے سے جوالا اگل رہی تھی"

۔وہ بیچارا لا جواب کھڑا تھا۔وہ ان کے گھر کا ایک شیف تھا۔

"میں تو کل۔۔۔۔۔۔"

کل رات یہ میرے ساتھ تھا۔ہم مارکیٹ گئے تھے۔"اصغر کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی"

کسی اور نے بات مکمل کی۔گل کے ہاتھوں سے چھری گر گئی۔وہ موڑی تو پیچھے بابا جان کو

کھڑے پایا۔وہ غصے کی بلندیوں پر تھے۔گل کے غصے بھرے تاثرات خوف میں بدلنے لگے۔

کیا ہم نے تمہیں ایسی تربیت دی ہے کہ ملازموں پر تشدد کرو۔۔۔۔۔۔ہاں۔"وہ چلائے تو"

گل کانپ کر تھوڑا سا پیچھے ہو گئی۔

معافی مانگو اصغر سے۔۔۔ابھی کے ابھی معافی مانگو۔"ان کا پارہ مزید ہائی ہو رہا تھا۔"

ائی ایم۔۔۔سوری اصغر۔"وہ بمشکل کہہ پائی۔"سوری بابا مجھے اب یہ کرنا ہوگا"اس نے دل"

میں سوچا اور انکھیں بند کر لیں۔اس نے جادو سے بابا اور اصغر کے ذہن سے یہ لمحہ غائب کر دیا۔

وہ دونوں یہ سب بھول چکے تھے۔وہ فورا وہاں سے نکلی اب اپنے کمرے میں واپس یوگا والے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انداز میں انکھیں مونده کر بیٹھی تھی۔وہ جان چکی تھی کہ کسی نے جان بوجھ کر اپنی گردن پر وہ نشان بنایا تاکہ گل اپنے شیف اصغر پر شک کرے اور وقت ضائع کرے۔اس نے جادو سے گروہ سے رابطہ کیا۔وہ ایک دوسرے کو سن سکتے تھے اور دیکھ سکتے تھے۔

گروہ پھول غائب ہے۔اب میرا مسئلہ کیسے حل ہو سکتا ہے"۔وہ صدمے کی سی حالت میں" بول رہی تھی۔اس کے چہرے سے پسینے کی ندیاں بہتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

حل۔۔۔تو یہی ہے۔اس کے علاوہ۔۔۔۔۔نہیں۔اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔تمہیں وہ ڈھونڈ کر لانا ہوگا ہر حال۔"میں گروہ نے افسردگی سے تنبیہ کی۔

ٹھیک ہے میں کچھ کرتی ہوں۔اخر مجھے میرا مقصد بھی تو پورا کرنا ہے۔"وہ خود کو بتا رہی تھی۔"

اگر تمہیں اپنا ماضی جاننا ہے تو وہ پھول بہت ضروری ہے۔اج دوپہر تک وہ پھول سمیت" میرے سامنے حاضر ہو۔"وہ سنجیدگی سے بولے۔

میں لے اؤں گی۔آپ بس نیلا پانی ارینج کریں۔۔میں ادھے گھنٹے تک پہنچتی ہوں۔"اب" رات رابطہ کٹ چکا تھا۔وہ اٹھی اور انکھیں بند کر کے کچھ پڑھا تو اس لب مسکراہٹ میں ڈھل گے۔وہ کمرے کی کھڑکی پر کھڑی ہوئی۔اس نے چھلانگ لگائی تو وہ زمین پر گرنے کی بجائے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک پری میں بدل گئی۔اس کے کپڑے سفید جالی دار فراک میں اور اس کی سیاہ بال اسمانی نیلی رنگ کے لمبے گھنے بالوں میں بدل گئے۔اس کے پنکھ اتنے بڑے تھے کہ وہ ان میں ایک چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔اس نے اڑان بھری اور چل دی۔وہ بلند و بالا عمارتوں کے اوپر سے اڑتی ہوئی ہواؤں کو چیر رہی تھی۔اس میں ایک یہ بھی خوبی تھی کہ پری روپ میں وہ کسی انسانی نظر میں نہیں اسکتی تھی۔وہ ہر نظر سے اوجھل رہتی تھی۔اب وہ ایک جنگل کے اوپر ٹھہر گئی۔اس نے جنگل کو سکین کیا پھر مسکراتے ہوئے برق رفتار سے جنگل میں زمین پر اکھڑی ہوئی۔اس کی تیز رفتاری کی وجہ سے ارد گرد درختوں کے پتے گرنے لگے۔ایک نقاب پوش شخص ہاتھ میں بلو روز لیے وہاں موجود تھا۔اس کے ساتھ ایک عورت بھی تھی گل نہیں جانتی تھی کہ وہ کتنی بڑی مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

-----------------------◇◇◇◇◇-------------------

۔

روڈ گاڑیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ہر قافلہ اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھا۔احمر اپنی گاڑی میں بیٹھا سٹیرنگ پر ہاتھ جمائے ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم اسے بتا کیوں نہیں دیتے کہ محبت کرتے ہو اس سے۔۔"ارسلان تنگ آکر بولا۔اس کی اور "
رحمر کی کافی اچھی دوستی تھی۔

اس کی دو وجوہات ہیں۔پہلی یہ کہ میرے اندر کانفیڈنس نہیں ہے۔"وہ سڑک پر نظر جمائے "
بولا۔

اور دوسری"ارسلان سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔"دوسری یہ کہ مجھے اس سے ڈر لگتا"
ہے"۔وہ آخر میں آہستہ الفاظ میں بولا۔

ڈر۔۔۔کس بات کا ڈر۔"ارسلان حیرت زدہ ہوا۔کہیں پوز کرنے پر گولی تو نہیں مارتی"۔ "
ارسلان نے مصنوعی سنجیدگی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔احمر نے ہنستے ہوئے منہ پھیر لیا۔

گولی تو نہیں مارے گی۔شاید بات چیت کرنا چھوڑ دیے۔جو کہ زہر سے زیادہ زہریلا اور گولی "
سے زیادہ دردناک ہو گا۔میں اس کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا۔"اب وہ گاڑی کو موڑ رہا تھا
بالکل اسی طرح جس طرح زندگی کے موڑ ہمیں موڑ دیتے ہیں۔

میرے پاس ایک زبردست آئیڈیا ہے۔"ارسلان جوش سے بولا۔"کیا؟"والے انداز میں "
احمر نے ابرو اٹھائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

َسورج اپنی تیز نارنجی شعائیں بکھیرے سرزمین صحرا کو چمکا رہا تھا۔وہ ریتلا میدان صدیوں سے اس حرارت الشمس (سورج کی گرمی) کا عادی تھا۔تا حد نگاہ ریت بچی دکھائی دے رہی تھی۔وہ صحرائی حور سیاہ بلاؤز، سرخ جامہ وار کا بڑے گھیراؤ والا لہنگہ پہنے، کندھے پر بادامی رنگ کا جالی دار دوپٹہ اٹکائے، کان میں بڑے جھمکے پہنے، ماتھے پر مانگ ٹکا سجائے، ناک میں نتھنی پہنے اور بادامی رنگ کے خوبصورت بالوں کو پراندے میں قید کیے ہوئے وہ شان سے چل رہی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں اونٹ کی لگام تھی۔اونٹ پر ایک 75 سالہ خاتون براجمان تھیں۔اونٹ پر تین مٹکے بھی رکھے ہوئے تھے۔وہ اونٹ کو لگام سے تھامے سورج کے مخالف سمت میں ریت پر چل رہی تھی۔

حورا گر تمہیں اس صحرا پر قبضہ دے دیا جائے تو تم کیا کرو گی؟"اس عورت نے قدر تجسس" سے پوچھا۔

کیا یہ ہمارے قبضے میں نہیں ہے؟۔۔۔۔"حور نے پلٹ کر ایک نظر اس عورت پر ڈالی۔ "

سورج کی تیز کرنیں اس کی انکھوں پر پڑیں تو اس نے فوراً رخ موڑ لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر ہوتا تو ہم قیدی نہ ہوتے۔۔۔"وہ عورت زخمی سا مسکرائی۔ "

ہمیں محبت ہے اس قید سے۔۔۔۔"وہ بے تاثر بولی۔ "

تم جانتی ہو تم غلط ہو۔ یہاں کوئی بھی اپنی مرضی سے نہیں ہے۔"وہ عورت افسوس سے بولی "

۔

رضیہ بیگم 20 سال۔ پورے 20 سال سے اپ یہاں ہیں۔اور ایک جگہ گزارا ہوا اتنا عرصہ "اس جگہ سے محبت کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔"حور نرمی سے بولی۔

تم ضرورت سے زیادہ مثبت سوچتی ہو حور۔ بہر حال مجھے اس جگہ سے کوئی اپنائیت نہیں۔ یہ "بس ایک پنجرہ ہے جس میں ہر پنچھی کٹے پر لیے قید ہے۔ رضیہ بیگم قدر افسردہ ہوئیں۔ وہ صرف حور سے اسی باتیں کیا کرتی تھیں۔ باقی سب کے لیے وہ ایک لیڈر تھیں۔ بہادر۔ نڈر۔ حالات سے لڑنے والی۔ اب وہ ایک تالاب کے پاس پہنچ چکی تھی۔ اونٹ روک دیا گیا۔ حور اونٹ کی لگام چھوڑ کر رضیہ بیگم کے پاس پہنچی۔ رضیہ بیگم نے پہلے تینوں مٹکے حور کو باری باری پکڑائے پھر اخر میں خود نیچے اتری۔ رضیہ بیگم نے ایک مٹکہ بغل بغل میں لیا اور تالاب کی جانب چل دیں۔ باقی دو مٹکے حور نے اٹھائے اور ان کی پیروی کرنے لگی۔ حور نے تالاب کے شفاف پانی میں اپنا حسن دیکھا تو بے اختیار مسکرا دی۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں دوبارہ رواں دواں تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کب ہم اس جادوی صحرائی کے چنگل سے نکلیں گے ؟نہ جانے اور کتنا عرصہ ہم اس بد نصیبی " میں کاٹیں گے ؟"رضیہ بیگم کی افسردہ نگاہیں مٹکوں پر جمی تھیں۔

ماضی بھلا کیوں نہیں دیتی اپ۔"حور نے افسوس سے کہا۔وہ ابھی بھی سورج کی طرف پشت : کیے ہوئے اونٹ کی لگام تھامیں چل رہی تھی۔

تم یاد کیوں نہیں کرنا چاہتی ؟"رضیہ نے الٹا سوال کر دیا تو کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔"

جو بھول جائے وہ اچھا ہوتا ہے۔کیونکہ ماضی ہو اور اچھا بھی ہو ایسا ممکن ہی نہیں۔میں اللہ کا " شکرادا کرتی ہوں کہ 25 سالہ زندگی کے 20 سال میں بھول چکی ہوں اور پچھلے پانچ سال سے اس صحرا میں ہوں۔صد شکر کی یادِ ماضی کے عذاب سے ازاد ہوں۔"اور چلتے ہوئے بے تاثر بولی۔

کیا تم واپس نہیں جانا چاہتی ؟اپنی دنیا میں۔جہاں سے ہمیں اس جادو گر نے نکالا تھا۔جس سے " ہم محروم کر دیے گئے۔"رضیہ بیگم غمگیں تھیں۔

" نہیں "

"کیوں ؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں نہیں جانتی کہ وہاں لوگ کیسے ہوں گے۔زندگی کے 20 سال فراموش کر چکی ہوں۔" لیکن اپ لوگوں کو جانتی ہوں۔بے پناہ محبت کرتی ہوں آپ سے۔ صحرا کی تپتی دھوپ میں اپ کی محبت کے گہرے سائے میرے جینے کو کافی ہیں۔" وہ پلٹ کر مسکرائی اور پھر جلدی سے رخ موڑ لیا۔

کاش میں بھی تمہاری طرح خوش رہنا سیکھلوں۔لیکن۔۔ نہیں۔میرا بھیانک ماضی مجھے یاد ہے۔تم یادیں کھو چکی ہو شاید اسی لیے پر سکون ہو۔" رضیہ بیگم زخمی سا مسکائیں۔حور خاموش رہی۔اچانک وہاں کسی کے چلانے کی اوازیں انا شروع ہو گئیں۔

گل کبھی پھولوں کو دیکھتی اور کبھی اس نقاب پوش ادمی اور اس عورت کو۔وہ عورت بھی ایک پری تھی۔

تو تم پھول لینے ائی ہو۔۔۔گڈ۔۔لے جاؤ۔۔۔ہم نے منع تھوڑی کیا ہے۔۔۔"کہہ کر وہ پری" اور نقاب پوش بے ہنگم طریقے سے ہنسنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیئر بلیک لیڈی۔۔۔۔ تم گل کو ہلکا لے رہی ہو۔ کیونکہ جب گل کوئی گل کھلاتی ہے تو دنیا "
دیکھتی ہے۔"

اچھا تو تم کیا کر سکتی ہو بتانا پسند کرو گی؟"اب وہ نقاب پوش تنزیہ بولا۔ "

میں چور نہیں ہوں۔اس لیے تمہاری طرح منہ نہیں چھپاتی پھروں گی۔۔(گل نے تنزیہ نگاہ"
اس پر ڈالی)اور جہاں تک بات میرے کرنے کی ہے تو کہا نا میرے کھلائے گل دنیا دیکھتی ہے تم
بھی دیکھ لو گے۔"وہ تنزیہ بولی۔

"اب باتوں کے پہاڑ بن بعد میں بنا لینا۔۔۔پہلے یہ بلوروز ہم سے چھین کر دکھاؤ۔"وہ پری
غصے سے بولی۔

یہ تو چٹکی بجاتے ہی چھین لوں گی۔پہلے تھوڑا انٹروڈکشن تو ہو جائے۔چلو تم سے شروع "
کرتے ہیں۔"گل اس نقاب پوش کی طرف مڑی۔"چلو بتاؤ۔جلدی مرنا چاہتے ہو یا۔۔۔۔
پانچ دس سال بعد۔"گل نے تنزیہ پوچھا وہ دونوں کھڑ کھڑا کر ہنسنے لگے۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے مار سکتی ہو۔۔۔ویری انٹرسٹنگ۔۔وہ دونوں قہقہے لگا کر ہنسنے لگے"
۔گل نے اگ کا ایک بڑا گولا بنا کر اس پر پھینکا۔وہ اس غیر متوقع ہم لیکن تیار نہ تھا سو چار چند

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قدم کی دوری پر کھڑے درخت سے ٹکرایا اور دھڑام سے زمین پر گرا۔ تمہاری یہ مجال۔۔۔ اس پری نے اڑ کر ایک زوردار تھپڑ گل کے چہرے پر مارا۔ گل کا سارا وجود کانپ اٹھا۔ گل اڑ کر اس عورت کے پاس ائی اس عورت کو بالوں سے پکڑ کر ہوا میں بلند کیا اور پھر ایک درخت سے مارا۔۔ پھر دوسرے۔۔۔ پھر تیسرے۔۔۔۔ اس طرح ایک ہی لائن میں کھڑے اٹھ درختوں سے مار مار کر اسکی شکل بگاڑ دی۔ پھر واپس زمین پر پٹخا۔ اب تک جلتا وجود لیے وہ نقاب پوش بھی کھڑا ہو گیا۔

نسا تم ٹھیک ہو"۔ وہ جلتا وجود لیے بولا۔ نساں بمشکل "ہاں" کہہ پائی۔ ان دونوں نے مل کر" اٹھ دس زنجیریں بنائیں۔ وہ زنجیریں تنگ ہو کر گل کو قید کرنے والی تھیں کہ گل اڑتی ہوئی ایک درخت سے دوسرے پھر تیسرے درختوں پر چھلانگیں لگانے لگی۔ اخر کار ان زنجیروں نے گل کو قید کر لیا اور واپس اسے زمین پر زور سے دے مارا۔ گل درد سے کراہی۔

کیسا لگا نساں کا وار۔ "نسان فاتحانہ انداز میں پوچھا۔ "

اچھا تھا۔ لیکن میرے والا زیادہ اچھا تھا۔ "گل ابھی بھی کانفیڈنٹ تھی۔: لیکن اس بار والا " تمہیں زیادہ پسند ائے گا۔ "گل نے بات کرتے ہوئے اپنے بدن سے سرخ شعائیں خارج کی جنہوں نے تپتی زنجیروں کی شکل اختیار کر کے نساء اور نقاب پوش کو دو مختلف درختوں کے تنوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے باندھ دیا۔اب ان شعاؤں نے درختوں کو اگ لگا دی۔ جس کی تپش سے ان دونوں کے وجود جلنے لگے۔ وہ دونوں چلانے لگے۔ گل نے جسم سے نیلی روشنی خارج کر کے ساری زنجیریں توڑ کر خود کو ازاد کر لیا۔

"اوہو۔۔۔نسا تمہیں دیکھ کر مجھے رحم ارہا ہے۔"

ہمیں ازاد کر و ورنہ تم اپنا قیمتی سرمایہ کھو دو گی۔۔۔ چچ چچ۔ کتنے دکھ کی بات ہے نا۔" نسان" مصنوعی افسردگی سے کہا۔

قیمتی سرمایہ ؟" وہ قدرے حیران ہوئی۔"

گاڑی ویران سڑک پر رواں دواں تھی۔ جہانگیر صاحب گاڑی چلا رہے تھے۔ جبکہ بلقیس بیگم کسی ملکہ کی طرح موبائل کا فرنٹ کیمرہ ان کئے اپنی خوبصورتی پر متوجہ تھیں۔

بلقیس بیگم اسے اس طرح ڈانٹنا اچھی بات نہیں ہے۔" جہانگیر فاروقی محتاط لہجے میں بولے۔ "

وہ غلطی پر تھی اور ایک ماں کوئی بھی لہجہ اختیار کرنے کا حق رکھتی ہے۔" وہ ابھی بھی کیمرے " میں خود کو تکی جا رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم غلطی پر ہو کیونکہ جب وہ سچائی جان جائے گی تو وہ صرف اس کو کبھی ممتا نہیں سمجھے گی۔" وہ وارن کرتے ہوئے بولے۔

میں نے کہا نا۔۔۔وہ۔۔میری۔۔۔بیٹی۔۔۔ہے۔وہ کبھی کسی بدگمانی کا شکار نہیں ہو گی۔وہ" سمجھے گی حالات کو۔" جہانگیر صاحب کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ الفاظ پر زور دیتے ہوئے بولی۔جہانگیر فاروقی نے ایک نظر انہیں دیکھا پھر سرد آہ بھری اور سر جھٹکتے ہوئے ڈرائیونگ پر فوکس کرنے لگے۔

تمہیں کیوں لگتا ہے وہ جان لے گی؟" وہ کچھ دیر بعد بولی۔"

ظاہر ہے۔سچائی پہلے کبھی چھپ سکی ہے جواب چھپے گی۔" وہ سمجھانے والے انداز میں " بولے۔"

میرے خیال میں ہمیں خود ہی اسے بتا دینا چاہیے۔ اخر یہ جاننا اس کا حق ہے۔" وہ بات جاری رکھتے ہوئے بولے۔

نہیں ہم یہ غلطی کبھی نہیں کریں گے۔ہم اسے ہرٹ نہیں کر سکتے۔" وہ افسردگی سے بولیں۔"

تو پھر ٹھیک ہے تم اس سے اس کی زندگی جینے دو۔ مکمل ازادی دو۔ اگر وہ افس نہیں انا چاہتی تو " فورس مت کرو۔ کچھ عرصے بعد وہ خود ہی جوائن کر لے گی۔" جہانگیر صاحب نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا۔ بلقیس بیگم بولی کچھ نہ محض سر کو خم دیا۔

اچانک سیکیورٹی گارڈ سے لدی دو گاڑیاں ان کی گاڑی سے اگے نکل گئیں۔ وہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ گاڑیاں اگے جا کر رک گئیں۔ انہوں نے راستہ بلاک کر دیا۔ تو جہانگیر صاحب نے بھی بریک لگا دی ان دونوں گاڑیوں سے کچھ ادمی اتر کر ان کی گاڑی کے سامنے اکھڑے ہوئے اور ان کی گاڑی کے شیشے کو تھپتھپانے لگے۔

تم گاڑی کا شیشہ نیچے نہیں کرو گے جہانگیر۔" بلقیس بیگم ڈرتے ہوئے بولی۔ جہانگیر فاروقی " نے سر کو خم دیا۔ اپ کچھ اور سیکیورٹی گارڈ بھی ان گاڑیوں سے نکل ائے۔ ان کے ہاتھوں میں اسلحہ تھا۔ تو جہانگیر صاحب کو مجبورا گاڑی کا دروازہ کھولنا پڑا۔

اپ کو جو چاہیے ہم دینے کو تیار ہیں اپ یہ گنز نیچے کر لیں۔" جہانگیر فاروقی نے قدر نرمی سے " کہا۔

تم دونوں گاڑی سے اترو۔۔" ایک گارڈ نے جہانگیر صاحب کی بات کو نظر انداز کر کے " دونوں کو غصے سے حکم دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

-----------------◇◇◇◇◇◇◇◇-----------------

تپتی ریت کے صحرا میں کسی کے چلانے کی اوازیں گونج رہی تھیں۔

" یہ اوازیں۔۔۔۔۔۔یہ کہاں سے ارہی ہیں؟" حور خوف زدہ ہوئی۔اس نے انکھیں بند کر کے فوکس کرنا چاہا لیکن وہ اوازوں کی سمت معلوم نہ کر پائی۔

" میں جان جانتی ہوں یہ اوازیں کہاں سے ارہی ہیں۔" رضیہ بیگم سنجیدگی سے بولیں۔خور نے موڑ کر رضیہ بیگم کو دیکھا۔ان کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ تھی۔اور سمجھ گئی تھی یہ کس سمت سے ارہی ہیں۔اس نے تیز تیز قدم اٹھانے شروع کیے۔صحرائے سرزمین برابر نہیں ہوتی۔ وہاں کبھی بلندی اور کہیں گہرائی ہوتی ہے۔چند لمحے بعد وہ اس جگہ پہنچ چکی تھی۔جہاں ایک چمکتی چیز دکھائی دے رہی تھی۔اس چیز سے کچھ فاصلے پر ایک لڑکی منہ کہ بل پڑی رو رہی تھی۔ حور اس کے سر پہ اپہنچی۔سامنے دراز قد ائینہ تھا۔وہ ایک جادو بھی ائینہ تھا دیکھا۔

" حور ایک اور بد قسمت جادوی ائینے کو پار کر کے ایا ہے۔" رضیہ بیگم شکوہ کر رہی تھی۔وہ روتی ہوئی لڑکی ان کی اوازیں سن کر اٹھ کھڑی ہوئی اور فورا دو قدم پیچھے ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ک۔۔۔کون ہو تم دونوں۔۔۔۔"وہ خوف زدہ ہو گئی۔"

"ہم تمہاری مدد۔۔۔۔۔۔۔ "

دور رہو مجھ سے۔۔۔کوئی میرے قریب مت ائے۔۔۔"وہ روتے ہوئے اس کی بات کو " کاٹ کر بولی۔اس کا گلا رندھ چکا تھا۔

تم اس ائینے سے ائی ہو اور تمہاری طرح اور بھی بہت سے لوگ اسی طرح ائے ہیں ہم دونوں " (اپنی اور رضیہ بیگم کی طرف اشارہ کیا) بھی یہاں سالوں سے ہیں۔ہم تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔"حور قدر نرمی سے بولی تو اسے لڑکی کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

"کیا تمہیں بھی اس۔۔۔۔۔ "

نام مت لینا اس کا۔۔۔(حور بلند اواز میں بولی)۔۔یہ جادوی صحرا اس کا غلام ہے۔اگر یہاں" اس کا نام لیا جائے تو انسان پتھر بن جاتا ہے۔"حور قدر فکر مندی سے بولی۔اس لڑکی کے طوطے اڑ گئے۔کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔

مجھے واپس جانا ہے مجھے اپنے گھر جانا ہے۔"وہ دوبارہ رونا شروع ہو گئی۔ "

چلو اب چلتے ہیں شام ہونے والی ہے۔"حور نے محبت سے کہا۔"

کہاں ؟" وہ قدر حیرت سے بولی۔"

ہم نے کچھ جو نپڑیاں بنار کھی ہیں۔ ہم سالوں سے یہاں قید ہیں۔ اب تم ڈر و نہیں سب لوگ " یہاں ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں۔" حور نے نرمی سے سمجھایا وہ لڑکی ان کے ساتھ چل دی سورج کی شعائیں دم توڑ رہی تھی۔ جبکہ اندھیرا سر اٹھانے کو تیار تھا۔

تمہارے ماں باپ بے موت مارے جائیں گے۔" نیسا چلائی۔ گل کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ" گئیں۔ اس نے فوراا نکھیں بند کی اور جادو سے اپنے پیر نٹس کو ڈھونڈنے لگی۔ لیکن حد نگاہ صرف اندھیرا ہی اندھیرا دکھائی دے رہا تھا۔

کیا ہوا؟ نہیں دیکھ پائی۔ پہلے ہمیں ازاد کرو اس کے بدلے میں، میں دکھاؤں گی کہ وہ کہاں " ہیں۔" نسا فاتحانہ مسکراتے ہوئے بولی تو بادل ناخواستہ ان دونوں کو ازاد کر دیا۔ اب دونوں اس کے قریب کھڑے تھے۔ نسا نے جادو سے ایک عکس بنایا۔ جس میں گل کے ماں باپ قید نظر ارہے تھے۔ وہ زخمی تھے۔

نسا انہیں چھوڑ دو ورنہ تمہارے سات نسلوں کو تڑپنا پڑے گا۔" گل غصے سے چلائی۔ "

اپنا منہ بند رکھو اور میری بات غور سے سنو۔ اگر تم ان کا سایہ اپنے سر چاہتی ہو تو خود کو ہمارے حوالے کر دو۔" نسا بات چبا چبا کر بولی۔ گل کی انکھیں ابھی بھی اپنے پیرنٹس پر ٹکی ہوئی تھیں۔ اب اس کی انکھوں میں دھندلاہٹ تھی۔ پھر منظر واضح ہوا۔ پھر دھندلاہٹ اگئی۔

تمہارے پاس وقت کم ہے۔" نسا اتنی بلند اواز میں چلائی کہ گل چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ گل" پہلے کی نسبت اب ایک ڈری ہوئی بچی لگ رہی تھی۔ اولاد اور ماں باپ کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ اولاد کبھی بھی اپنے بچپن میں لوٹ سکتی ہے۔ گل نے دونوں بازو اٹھاتے ہوئے ہتھیار ڈال دیے۔

اب ائی نہ لائن پر۔" شیطانی مسکراہٹ لیے نقاب پوش بولا۔"

تم انھیں چھوڑ دو۔ انہیں کچھ مت کہنا۔" گل کسی خواب کسی کیفیت میں بول رہی تھی۔"

ٹھیک ہے لیکن۔۔۔ پہلے وعدہ کرو تم کوئی مکاری نہیں کرو گی۔" نسا سنجیدگی سے بولی۔"

نہیں۔۔۔ کچھ نہیں کروں گی۔" وہ اب بھی گمسم تھی۔ وہ صدمے میں تھی کہ اپنے ماں باپ " کو محفوظ نہیں کر سکی۔ انہیں نسا کے ہاتھوں بچا نہیں سکی۔ نسا نے جادو سے گل کے دونوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاتھوں کو دائیں، بائیں گرم زنجیروں سے درختوں کے تنوں سے باندھ دیا وہ درد سے چلا رہی تھی۔اس کے بازو کوئلوں کی طرح دہکنے لگے۔ لیکن وہ رحم کی بھیک نہیں مانگ سکتی تھی۔ ویسی ہی تھی ایٹیٹیوڈ میں رہنے والی۔ کسی کا احسان نہ لینے والی۔ مشکلات کو چیر کر گزرنے والی۔ گل اب بے جان پتلا محسوس ہونے لگی۔وہ بالکل چپ چاپ سامنے درختوں کو یک ٹک دیکھنے لگی۔یوں جیسے اس کے اندر سے روح نکل چکی ہو۔وہ بے جان گڑیا محسوس ہو رہی تھی۔نسا نے جادو سے ایک جگہ اگ جلائی اور پر دو جادوئی تلواروں کو گرم کرنے لگی۔ان تلواروں سے تیز سرخ روشنی کی شعائیں نکلنے لگیں۔ گل جانتی تھی کہ نسا کیا کرنے والی ہے۔جو نسا کرنے والی تھی وہ موت سے بھی بھیانک اور بدتر تھا۔

سورج ڈھلنے کو بے قرار تھا۔اسمان اپنے اوپر سیاہی کی چند بوندیں پھیلانے میں مصروف عمل تھا۔ احمر کھڑکی کے سامنے بیٹھا ہاتھ میں ایک فوٹو فریم لیے مسکرائے جا رہا تھا۔وہ گل کی تصویر تھی۔

"کاش میں shy نہ ہوتا۔ تمہیں اپنی محبت سے اشنا کر دیتا۔کاش ہم ایک الگ سیارے کے لوگ ہوتے۔جہاں بلقیس بیگم کا غصہ، افس کا کام اور باقی روزمرہ کی چیزیں کچھ نہ ہوتیں۔بس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم اور میں ہوتے۔ وہ محبت کا جہاں ہوتا۔ جہاں ہر محبوب محبت کے لیے ازاد ہوتا ہے۔" مسکراہٹ اس کے لبوں پر قائم تھی وہ کہیں کھو سا گیا تھا۔ شاید اسی جہاں میں جس کو وہ طلب کر رہا تھا۔

ہم بہت جلد محبت کیے ایک سفر پر نکلیں گے۔ بہت جلد زندگی کے سارے رنگ ہمراہ دیکھیں گے۔ باغات کی خوبصورتی اور صبا کی مہک کو محسوس کریں گے۔ ہم مل کر رہیں گے۔ بہت جلد ۔" وہ ہنوز مسکرا رہا تھا۔

------------------ ◈◈◈◈ ----------------------------

اس تپتی سرزمین میں پیاس کی وجہ سے اس کے ہونٹ خشک تھے۔ دور دور تک پانی کے اثار نہ تھے۔ وہ جانتا تھا کہ پانی کہاں سے ملے گا اور کیسے ملے گا۔ وہ اٹھا اور چند قدموں کے فاصلے پر جا ٹھہرا۔ وہ تپتی زمین پر گھٹنوں کے بل جا بیٹھا۔ وہ جلتی بھُنتی زمین کا عادی تھا۔ اس کے لمبے گھنگریالے بال اس کے چہرے پر اٹھہرے تھے۔ اس کی ستی ہوئی بھوری انکھیں پانی کو دیکھنے کو بے قرار تھیں۔ جادوئی صحرا کا اصول تھا کہ چند سالوں کے لیے پانی مفت ملتا تھا۔ لیکن ایک مدت کے بعد جادوئی تالاب اس پانی کی قیمت وصول کرتے ہیں۔ کھانے کا دور دور تک کوئی نام

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ونشان نہ تھا۔تالاب قیدی کی پکار پر حاضر تو ہو جاتا تھا لیکن پانی صرف تالاب کی شرائط پوری کرنے پر ملتا تھا۔تالاب جادوی طریقے سے جانتا تھا کہ کس انسان کو کس طرح اذیت دینی ہے۔ سو وہ اسی طرح پانی کی قیمت وصول کرتا تھا۔

اے تلسمی تالاب! حاطب تجھے پکارتا ہے۔ تیرا آب میرے جینے کو ضروری ہو گیا ہے۔تو " حاضر ہو جا۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہا تھا۔ تیز روشنی نمودار ہوئی جس میں چمکتا نیلے پانی کا تالاب صحرائی سرزمین پر نمودار ہوا۔اس پانی کی خاصیت تھی کہ وہ چہرہ دکھانے کے بجائے ماضی دکھاتا تھا۔زخموں کو تازہ کرتا تھا۔ تکلیفوں کو زندگی اور ارام کو موت کے منہ تک لے جاتا تھا۔اب اس نیلے چمکتے پانی میں پانچ سال پہلے کا منظر واضح ہوا۔20 سالہ حاطب سیاہ پینٹ شرٹ پہنے اور براؤن جیکٹ پہنے ایک کوتاہ قامت اور مضبوط دکھنے والا لڑکا تھا۔وہ ایک خوبصورت وادی میں موجود تھا۔جس میں بلند و بالا مقامات سے آبشاروں کی صورت میں چمکتا بے رنگ پانی اتر رہا تھا۔وہ پانی کے شور سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔اس کے دائیں اور بائیں جانب سرسبز پہاڑ تھے اس سے کچھ فاصلے پر کچھ اور سٹوڈنٹس بھی موجود تھے۔وہاں مختلف کالجز کے سٹوڈنٹس آئے تھے۔

وہ نظر آئی؟"چل کر اس تک اتے ہوئے ہادی نے پوچھا۔ہادی اس کا دوست تھا۔حاطب نے " محض نفی میں سر ہلایا۔اب اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی کالج میں میرے کچھ دوست پڑتے ہیں۔ کیا ان سے پتہ کروں؟" ہادی نے رک کر " پوچھا۔

نہیں۔ میں خود تلاش کرتا ہوں؟" حاطب اس کی بات کو رد کرتے ہوئے نرمی سے بولا۔ اب " وہ دونوں ابشار سے دور جا رہے تھے جہاں جگہ جگہ خیمے نصب کیے ہوئے تھے وہاں ٹولیا بنا کر جگہ جگہ لڑکے اور لڑکیاں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ایک جگہ دو لڑکے کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

آج میں گل کو دھمکاؤں گا کہ وہ رات مجھے ملنے ائے۔ ورنہ میں اس کی فیک ویڈیو ایڈٹ کر کے اپلوڈ کر دوں گا۔" اسامہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے عابد سے کہہ رہا تھا۔

نہیں اسامہ۔ غلط بات ہے۔ وہ ایک شریف لڑکی ہے۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔" عابد نے نرمی " سے اسے سمجھایا۔ حاطب نے ان دونوں کو سن لیا۔ غصے سے اس کے ابرو تن گئے اور چہرہ گرم لوہے کی مانند سرخ نظر انے لگا۔ حاطب بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا اسامہ تک پہنچا۔ ہادی بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔ حاطب نے اسامہ کو گریبان سے پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے باقی سٹوڈنٹ کی نظروں سے اوجھل ایک درخت کے پیچھے لے ایا اسامہ اس حملے کے لیے تیار نہ تھا۔ کیونکہ وہ پہلے کبھی ایک دوسرے سے نہ ملے تھے۔ بلکہ وہ تو مختلف کالجز کے سٹوڈنٹس تھے۔ حاطب نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک ساتھ پانچ چھے گھونسے اسامہ کے منہ پر دے مارے۔اسامہ نے جوابی حملہ کرنا چاہا تو حاطب نے ایک اور گھونسا اسے دے مارا۔

اگر آئندہ گل کے بارے میں کچھ بھونکا، تو وہ لمحہ تمہاری سانسوں کا آخری لمحہ ہوگا۔" حاطب" نے زخمی شیر کی طرح غراتے ہوئے کہا۔حاطب نے اس کی جیب سے موبائل نکالا۔اس پر کوئی لاک نہیں تھا۔سو اس نے گل کی ایڈیٹڈ ویڈیو ڈیلیٹ کی اور موبائل کو زور سے درخت کے تنے سے دے مارا۔اسامہ منہ میں کچھ بھڑ بھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔حاطب اب تک ہادی کے ساتھ وہاں سے جا چکا تھا۔

تم نے اسے سب کے سامنے کیوں نہیں پیٹا۔" ہادی نے قدر حیرت سے پوچھا۔اب وہ دونوں" اپنے خیمے میں موجود تھے۔

جب لڑائی سب کے سامنے ہوتی ہے۔تو لڑائی کی وجہ بھی عام ہو جاتی ہے۔میں نہیں چاہتا کہ " ایک نقلی ویڈیو میری گل کی اصل زندگی برباد کر دے۔" وہ نرمی سے بولا۔ہادی مسکرادیا۔

چند خیمے چھوڑ کر ایک خیمے میں گل نیلی شرٹ، سفید پینٹ، سفید جوگر پہنے اور اونچی پونی کیے ہوئے تھی۔سب لڑکیاں جمع تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہلے پہاڑوں پر جائیں گے۔رات کھانے کے بعد کچھ گیمز کھیلیں گے اور اگلے دن نیلے پانی کی " جھیل پر جائیں گے۔"20 سالہ گل نے قدر جوش سے اپنا پلان بتایا۔

گل میں پہاڑوں پر نہیں جا پاؤں گی۔"عائشہ سست رفتار میں بولی۔ "

کیوں۔کوئی پرابلم ہے؟"گل نے قدرے نرمی سے پوچھا۔ "

"ایکچولی میں نے ہیل پہنی ہے تو میں کیسے۔۔۔۔ "

میرے پاس ایکسٹرا جو گرز ہیں۔وہ یوز کر لینا۔اب ٹھیک ہے۔"گل نے اس کی بات پورے " ہونے سے پہلے اسے تسلی دی۔وہ محض مسکرا دی۔کسی کو اس پر پلان پر کوئی اعتراض تو نہیں۔ گل نرمی سے پوچھا۔

نہیں"سب نے باجماعت بلند آواز میں کہا۔سب ہنسنے لگ گئیں۔"

ٹھیک ہے۔سب تیاریاں کر لو۔ہم تھوڑی دیر تک نکلتے ہیں۔"عائشے نے بے تاثر چہرہ لیے " کہا۔اب سب لڑکیاں جا چکی تھی۔گل ایسی ہی تھی۔سب کو لیڈ کرنے والی۔سب کی مدد کرنے والی۔لیکن ایٹیٹیوڈ اور پرسنلٹی کے معاملے میں سب سے آگے تھی۔

گل"عائشہ نے کچھ سوچتے ہوئے پکارا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوں" وہ بیگ اپنے کپڑے نکال رہی تھی۔"

وہ یہیں ہے۔" عائشہ نے بتایا۔"

ک۔۔کون۔" گل کے کام کرتے ہاتھ رک گئے۔وہ یک ٹک عائشہ کو گھورنے لگی۔"

وہی جو پچھلے دو ماہ سے اپنے کالج سے بنک کر کے ہمارے کالج کے چکر کاٹتا ہے۔وہی جو مسلسل" تمہیں دیکھتا ہے۔اور وہی جسے تم اےئ روز اگنور کرتی ہو۔" عائشہ کی آواز میں ایک واضح شکوہ تھا۔

عائشہ تم اپنے بھائی کو سمجھاتی کیوں نہیں۔اخر کیوں وہ اپنا اور میرا وقت برباد کر رہا ہے۔گل " خفگی سے بولی۔

وہ پسند کرتا ہے تمہیں۔کوئی گناہ نہیں کر رہا۔جس سے بچنے کا اسے حکم دوں۔" وہ شکوہ بھری " اواز میں بولی۔

میں نے دیکھ رکھی ہیں ایسی محبتیں جہاں دھوکے پہ دھوکہ دیا جاتا ہے۔جہاں دل اجاڑے" جاتے ہیں۔سانسیں تنگ کر دی جاتی ہیں۔" گل تنگ اکر بولی۔

"وہ ایسا نہیں ہے۔" عائشہ اسے سمجھانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بھائی ہے تمہارا۔اسی لیے تم کہہ رہی ہو۔ تمام لڑکے ایسے ہی ہوتے ہیں۔دل توڑنے والے۔ برباد کرنے والے۔ حوس کے پوجاری۔" گل چبا چبا کر بول رہی تھی۔

"اگر وہ ایسا ہوتا تو تم سے دوستی کرتا، تمہیں لیے بازاروں میں پھرتا۔پر وہ ایسا نہیں ہے۔وہ تم سے بات تک نہیں کرتا۔اگر دیکھتا بھی ہے تو صرف چھپ چھپ کر۔" وہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔اب مکمل خاموشی چھاگئی تھی۔ تیز ہوا کی وجہ سے خیمے کے پھڑ پھڑانے کی اواز ارہی تھی۔

"دیکھو عائشہ ! میں نہیں چاہتی کہ ہماری دوستی کبھی بھی خراب ہو۔" وہ قدرے نرمی سے کہہ کر دوبارہ اپنے کپڑے نکالنے لگی۔

"گل وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔" وہ کچھ دیر بعد بولی۔

"جانتی ہوں۔پر پیچھا کرنے سے دوسروں کی عزت تو مجروح کی جاسکتی ہے، مگر شادی نہیں کی جاسکتی۔" وہ قدر ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔

"توپھر ٹھیک ہے وہ اج کے بعد تمہارے ارد گرد نظر نہیں ائے گا۔بلکہ اب تمہارے گھر ہم رشتہ لے کر جائیں گے۔" وہ حتمی فیصلہ کرکے خیمے سے باہر نکل گئی جبکہ گل اسے دیکھتے رہ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عابد اور اسامہ ایک خیمے میں موجود تھے۔

وہ اس تھپڑ کی بھاری قیمت ادا کرے گا۔"اسامہ غصے سے غرایا۔ "

تم ابھی بھی غلطی پر ہو۔رک جاؤ۔ورنہ تم دیکھ چکے ہو وہ کیا کر سکتا ہے۔"عابد قدر شائستگی " سے بولا۔

اب میری باری ہے۔وہ دیکھے گا اور میں کروں گا۔"وہ کہہ کر کاغز پنسل لیے بیٹھ گیا۔اس نے " کاغذ پر کچھ لکھا۔

کیا کرنے والے ہو؟"عابد فکر مندی سے بولا۔ "

اٹ از سرپرائز برو۔"اسامہ زہریلی مسکراہٹ لیے بولا۔ "

کچھ دیر بعد تمام کالجز کے سٹوڈنٹ پہاڑ کی چوٹی پر موجود تھے۔وہاں میوزک کمپٹیشن چل رہا تھا۔ہارنے والے کالج کی سزا یہ تھی کہ وہ پہلے پہاڑ سے نیچے اترے گا۔حاطب ہجوم میں چھپ کر بار بار گل پر نظر جمالیتا تھا۔حاطب کے کالج کے سٹوڈنٹ یہ مقابلہ ہار چکے تھے اس لیے وہ پہلے ہی پہاڑ کی چوٹی سے چلے گئے۔اب باری باری مختلف کالجز کے سٹوڈنٹس اتر رہے تھے۔

اسامہ چلتا ہوا گل کے پاس ایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گل یہ تمہارے لیے ہے۔میرے دوست حاطب نے دیا ہے۔"اسامہ نے ایک لفافہ گل کی " طرف بڑھایا۔گل نے کسی سورج کے تحت وہ تھام لیا۔اسامہ زہریلی مسکراہٹ لیے چل دیا ۔اب سبھی کالجز کے سٹوڈنٹس خیموں والی جگہ پر جمع تھی حاطب پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہادی سے خوش گپیاں کر رہا تھا کہ اچانک اس کا بازو کھینچ کر اس کا رخ کسی نے اپنی طرف کیا تو اس نے اپنے سامنے کھڑے انسان کو قدر حیرت سے دیکھا۔اس انسان نے ایک زناٹے دار تھپڑ حاطب کے چہرے پر دے مارا۔وہ اس تھپڑ کے لیے تیار نہ تھا۔سو لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا۔وہ گل تھی۔

تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔میں ڈر جاؤں گی تمہاری دھمکیوں پر۔۔۔ مجبور " ہو کر تم سے ملنے چلی اؤں گی۔۔۔ہاں ؟"گل اتنی زور سے چلائی کہ لوگ انہی کی طرف متوجہ ہو گئے۔جبکہ حاطب ابھی بھی سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔میں کمزور لڑکی۔۔۔ نہیں ہوں۔تمہاری یہ فیک ویڈیو اور دو ٹکے کی دھمکیاں مجھے حراس نہیں کر سکیں گی ۔جاؤ۔۔۔کوئی اور حربہ استعمال کرو۔۔۔"وہ چبا چبا کر بازو اٹھا کر بول رہی تھی۔جبکہ حاطب یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔وہ تو جانتا بھی نہیں تھا کہ ہوا کیا ہے۔اس کی نظر چہرے پر زہریلی مسکراہٹ سجائے کھڑے اسامہ پر پڑی حاطب سمجھ گیا تھا کہ یہ اسامہ کی کوئی چال ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔سانپ کی ڈسنے کا کوئی طریقہ۔پر وہ اس تھپڑ اور بے عزتی کے بدلے چپ رہا۔محبت کے ہاتھوں ذلت بڑی تکلیف دہ ہوا کرتی ہے۔اس وقت محبوب کے ہاتھ نہ نظر آنے والی زنجیروں سے بندھے ہوتے ہیں۔سو حاطب بھی اسی حالت میں تھا۔ماضی کا سحر ٹوٹا۔اب اس جادوی تالاب نے ماضی کی فلم بند کی۔وہ تالاب جانتا تھا کہ پانی کی اتنی سی مقدار کے لیے یہ غم کافی تھا۔سو مزید تڑپانے کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔حاطب نے ماضی دیکھ کر قرب سے انکھیں میچ لیں۔آنسوؤں نے پلکوں سے رخصت چاہی۔اب پانی ہوا میں بلند ہو کر خود ہی حاطب کے منہ میں داخل ہونے لگا۔لیکن ماضی کی زہریلی یادوں نے حاتب کا حلق تک کڑوا کر دیا تھا۔اب تالاب غائب ہوا اور وہ واپس تنے کے قریب جا پہنچا۔

-------------------- ◈◈◈◈◈ --------------------

نسا جادوئی تلواروں کو تپا رہی تھی۔

تم نے کٹے ہوئے پروں والی پری دیکھی ہے۔نسا نے شیطانی مسکراہٹ لیے نقاب پوش سے" پوچھا۔وہ نیلا پھول ہاتھ میں تھامیں زہریلی مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔"نہیں دیکھا۔تو آج دیکھ کر جانا۔قسم سے۔۔۔۔مجھے تو سوچ کر ہی سرور آگیا۔"اب وہ آگ کو جادو سے تیز کرتے ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہہ رہی تھی۔ گل پتھرا انکھیں لیے آگ کو تکے جا رہی تھی۔ گل بے جان سی کھڑی تھی۔ گرم زنجیروں کی قید اسے تڑپا نہیں رہی تھی۔ وہ کوئی پتھر کا صنم لگ رہی تھی۔

ارے گل! تم تو پہلے ہی معذور ہو گئی۔ ابھی تو قیامت کا منظر دور ہے۔ ابھی سے حواس باختہ ہو گئے۔" نسا ستائشی انداز میں بولی۔ گل ابھی بھی بت بنی تھی۔ نہ نظریں ہٹائیں۔ نہ زبان ہلائی۔

نسا! انتظار کی گھڑیاں کب ختم ہوں گیں؟ اخر کب اس کی موت کا سر کس لگے گا؟ اور نقاب" پوش قدرے بے صبری سے بولا۔

میرے ماں باپ کو ازاد کر دیا؟" وہ خواب کی سی کیفیت میں بولی۔ اب وہ واپس جاندار لگ " رہی تھی۔

کر دیتے ہیں۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔" نسا بڑے سلیقے سے کہہ رہی تھی۔ "

ازاد کیا یا نہیں؟" اس بار گل چلائی۔"

گلا پھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نسا بھی چلائی۔" اب تو وہ دونوں سانسوں سے ازاد ہو گئے " ہوں گے۔ موت کے گلے لگ چکے ہوں گے۔" نسا نے اس کے کانوں کے قریب اکر سرگوشی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی تو گل کی انکھوں میں شعلے دہکنے لگے۔ نسا پھر پلٹی اور اڑ کر وہ جادوی تلواریں لے کر واپس آ کھڑی ہوئی۔ پھر گل کے ہاتھ چونکہ زنجیروں سے دائیں بائیں درختوں سے بندے تھے اس لیے نسا اس کے پیچھے اکھڑی ہوئی۔ گل کے پر پھیلے ہوئے تھے۔

"گل کے ساتھ کھیلا ہوا کھیل بہت درد دیتا ہے۔" گل غصے سے دھاڑی۔

"درد تو تمہیں اب ہو گا۔" نساہ نے کہہ کر وہ دونوں تلواریں ہوا میں بلند کیں۔ وہ گل کے پر کاٹنے کو تیار تھی۔ اس نے پوری قوت سے تلواریں گل کے پروں پر مارنا چاہیں۔۔ لیکن۔۔۔ نسا کے اپنے پر غائب ہو گئے۔ وہ دھڑام سے زمین پر گری۔ تلواریں خود بخود غائب ہو گئیں۔ نسا ایک عام سی انسان بن گئی۔ اسے حیرت نے آن گھیرا۔ وہ کبھی گل کو دیکھتی اور کبھی اس نقاب پوش کو۔

"کیا ہوا ڈیئر بلیک لیڈی۔۔۔۔ جادو نہیں چل رہا۔ یاں پاورز چلی گئیں۔" گل تلخ مسکراہٹ لیے پوچھ رہی تھی۔ نسا اس کے پیچھے زمین پر بے بس پڑی تھی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے۔۔۔۔ کیا تم نے گل؟" پہلے وہ حیرت اور پھر غصے سے چلائی۔ چند قدم کے فاصلے پر کھڑا نقاب پوش بھی حیرت زدہ تھا۔ گل نے اپنے بازوں کو ان زنجیروں سے ازاد کیا اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رخ نساء کی جانب موڑ لیا۔ "یہ بعد میں پوچھنا کہ تمہاری پاورز کیسے چلی گئی۔پہلے یہ تو پوچھ لو کہ میرے ماں باپ کہاں ہیں اور تمہارے کرائے کی گنڈے کہاں؟" وہ طنزیہ بولی۔

بلکہ تم رہنے دو تم تو اب معذور پری ہی ہو۔۔۔آ۔۔۔آا۔۔۔نہیں۔نہیں تم تو اب پری بھی نہیں ہو۔" گل بات جاری رکھتے ہوئے قدرستائشی انداز میں بولی۔"میں تمہیں سارا منظر دکھاتی ہوں۔" گل نے ایک جادوی عکس بناتے ہوئے کہا۔عکس میں نسا کی گنڈے تھے۔جو کہ بے حس و حرکت زمین پر اوندھے پڑے تھے۔اس کے ماں باپ وہاں سے جا چکے تھے۔

تم نے یہ کیسے کیا؟" وہ نقاب پوش غصے سے دھاڑا۔"اوہ چوزے!خود کو قابو میں رکھو۔ورنہ " بے موت مارے جاؤ گے۔" گل نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا تو وہ چپ ہو گیا۔

اب یہ پوچھو کہ میں نے یہ سب کیسے کیا۔" گل نے انگلی پر بالوں کی لیٹ لپیٹتے ہوئے نسا سے " پوچھا، تو نسا یہ پوچھ ہی نہ سکی۔

پانچ منٹ پہلے

جب نسا دہکتی زنجیروں سے گل کے ہاتھوں کو دائیں اور بائیں جانب باندھنے لگی تو گل نے سیکنڈ کے دسویں حصے میں اپنے ہاتھ سے انگوٹھی دور گرائی۔یہ عمل اتنا فوری تھا کہ کوئی اسے دیکھ نہ

سکا۔جب ہاتھ بند گئے تو اس نے اپنے جسم سے روح کو اس انگوٹھی میں قید کر دیا انگوٹھی پیلے رنگ کی چمکتی پارے والی تتلی میں بدل گئی۔جب کہ گل کا بے جان بدن وہیں تپتی زنجیروں میں قید تھا۔وہ تتلی جنگل سے اڑتے ہوئے سڑکوں پر، پھر بلند و بالا عمارتوں پر سے گزرتے ہوئے ایک کارخانے میں داخل ہوئی۔وہاں کافی اندھیرا تھا۔چمکتی پیلے رنگ کی تتلی کے سامنے بلقیس بیگم اور جہانگیر صاحب بے ہوش زمین پر پڑے تھے۔جبکہ تین گارڈز ان کے قریب کھڑے تھے۔دیکھتے ہی دیکھتے تتلی گل میں بدل گئی۔وہ کرائے کی گنڈے یہ عمل دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے ۔گل نے جادو سے ان تینوں گارڈز کو کسی فٹ بال کی مانند تین چار مرتبہ اٹھا کر چھت سے دے مارا۔جب وہ بے حال ہو گے، تو انہیں زمین پر گرا دیا۔وہ سب بے ہوش تھے۔اب گل نے اپنے ماں باپ کو ایک جادوئی بلبلے میں قید کیا اور دوبارہ تتلی بن کر اس بلبلے کے ساتھ فضاؤں کے سفر کو نکل پڑی۔اس تتلی کے سامنے وہ منظر نمودار ہوا جب نساء گل کے پروں کو کاٹنے کے لیے تپتی سُرخ تلواریں بلند کیں۔اس کے سامنے نظر آئی۔تو گل نے فوراً اس بلبلے کو زمین پر ایک محفوظ جگہ توڑا۔جس سے اس کے ماں باپ زمین پر نرمی سے لیٹ گئے۔ تتلی روشنی کی سی سپیڈ سے جنگل میں پہنچی اور انگوٹھی میں بدل گئی۔انگوٹھی زمین پر گر گئی جبکہ انگوٹھی سے روشنی نکل کر گل کے بدن میں داخل ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیسا لگا ٹویسٹ۔۔۔؟"گل نے ابروے اچکاتے، مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "

میری پاورز کیسے چلی گئیں؟"نسا غصے سے پھٹ پڑی۔ "

ڈیئر بلیک لیڈی۔۔۔اگر سب مجھے ہی بتانا ہے تو تم اس ناکارہ دماغ کو کچرے میں پھینک دو" ۔"گل نے اس کی کنپٹی کو انگلی سے چھوتے ہوئے مزے سے کہا۔"اور تم۔۔۔کالے چور۔۔۔ جاؤ شاباش۔۔۔بہنا کو گھر لے جاؤ۔کوئی خدمت ودمت کرو۔دیکھو کیسے چہرہ زرد پڑ رہا تھا ہے ۔"وہ معصومانہ انداز میں بولی تو نقاب پوش کی آنکھیں غصے سے لال ہو گئیں۔لیکن وہ خاموش رہا۔

"تم ابھی تک جیتی نہیں ہو کیونکہ نسان نے ابھی تک ہار نہیں مانی۔میں پھر آؤں گی۔تڑپا تڑپا کے ماروں گی تمہیں۔"نسا ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے بولی۔

ہوں۔۔۔نکمی عورت۔"گھل نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔گل نے برق رفتاری" سے نقاب پوش کے ہاتھوں پھول چھینا اور اڑ کر فضائی سفر طے کرنے لگی۔

اب مجھے اس نقاب پوش کا راز فاش کرنا ہے۔یہ یقینا کوئی بہت قریبی انسان ہے۔جس نے " اتنی آسانی سے میرے گھر سے پھول چرا لیا۔"وہ آگے کی پلاننگ کرنے جا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---------------◇◇◇◇◇--------------------------------

رضیہ بیگم !آپ اسے لے کر خیموں میں جائیں۔میں سرخ آب لے کر آتی ہوں۔"حور نے"
نرمی سے رضیہ بیگم سے کہا۔

اندھیرا پھیل رہا ہے۔رات ہونے والی ہے۔ صبح اس جنگل کا چکر لگا لینا۔"

بیگم آپ جانتی ہیں کہ سرخ اپ اس لڑکی کے لیے بہت ضروری ہے۔"حور نے ایک "
شفقت بھری نگاہ اس لڑکی پر ڈالی۔

آپ کس آب کی بات کر رہی ہیں؟اور یہ کیوں میرے لیے ضروری ہے؟"وہ لڑکی بولی۔ "

جب بھی کوئی نیا انسان یہاں اتا ہے تو 24 گھنٹے کے اندر اندر اسے سرخ آب پلایا جاتا ہے اگر"
"اسے نہ پلایا جائے تو اس کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

"تو اپ۔۔۔۔۔۔لے ائیں گی۔۔۔۔۔میرے لیے۔مطلب مجھے مرنے تو نہیں دیں گی ناں؟"

نہیں۔۔۔۔۔تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔اج تک یہاں کسی کو کچھ نہیں ہوا۔۔ہم سب مل جل"
کے رہنے والے لوگ ہیں۔حور نے نرمی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حور وہاں خطرہ ہو گا۔ تم جانتی ہو نا جنگل زندہ ہوتا ہے۔ ہمیشہ زندہ ہوتا ہے۔ تم صبح جنگل چلی جانا۔ ابھی 24 گھنٹے پورے ہونے میں کافی وقت ہے۔ بیگم نے فکر مندی سے کہا۔

"اپ پریشان مت ہوں رضیہ بیگم! میں جلد لوٹ آوں گی۔ اور سرخ آب لے کراؤں گی۔ اخر ایک زندگی کا معاملہ ہے۔" یہ کہہ کر حور چل دی۔ کچھ دیر بعد وہ ایک جادو دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ جس سے سرخ شعائیں نکل رہی تھیں۔ حور نے دروازے کو ٹچ کیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ حور تیز روشنی والے دروازے کے پار چلی گئ۔ تو دروازے کے باہر بھی بالکل ویسا ہی صحرا تھا۔ لیکن وہ صحرا کا مشرقی حصہ کہلاتا تھا۔ جہاں حاطب قید تھا۔ حور نے ابھی سرزمین پر قدم رکھا ہی تھا کہ ہر طرف سی سی کی اوازیں انے لگیں۔ حور نے ادھر ادھر دیکھا تو وہاں تین بڑے بڑے سانپ تھے۔ وہ ایک بڑی مصیبت مول لے چکی تھی۔ اس دروازے سے چند قدم کے فاصلے پر وہ کھجور کا درخت تھا جس کے نیچے لیٹا حاطب کھجور کے پتوں میں کھویا تھا۔ حور کی نظر کوتاہ قامت اور جاذبِ نظر حاطب پر پڑی۔ تو چند لمحے وہ یک ٹک اسے دیکھتے رہ گئ۔ وہ بھول چکی تھی کہ اس کے گرد تین بڑے سانپ نفرت کی فٹکار لیے کھڑے ہیں۔ وہ بھول چکی تھی کہ وہ کسی سرخ آب کے لیے ائی ہے۔ وہ بس یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی۔ چند

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لمحے بعد وہ اس کے سحر سے ازاد ہوئی۔ حور کبھی ان تین سانپوں کو دیکھتی جو کہ نفرت بھری نگاہیں حور پر ٹکائے کھڑے تھے اور کبھی حاطب کو دیکھتی۔

میری مدد کریں۔۔۔۔پلیز۔" حور نے بلند اواز میں حاطب کو مخاطب کیا تو وہ اٹھ بیٹھا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کی نظر سامنے دلہن کی طرح سجی ہوئی حور پر پڑی اس نے انکھیں ملتے ہوئے اس کو دیکھا۔ پھر اس کی نظر اس کے سے کچھ فاصلے پر کھڑے سانپوں پر پڑی۔

---------------------♥♥♥♥---------------------------

نارنجی زلفیں پھیلاتا سورج اور فضا میں سُر بکھیرتے ہوئے پرندے صبح کی آمد کا پتہ دے رہے تھے۔ احمر انکھیں بند کیے یوگا کر رہا تھا۔ اسے یوں لگا جیسے کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے۔ اس نے انکھیں کھولیں اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہاں کوئی نہ تھا۔ تو اس نے دوبارہ چہرہ پلٹ کر انکھیں موندھ لیں۔ کچھ دیر بعد اسے اپنی گردن پر سوئی دھنستی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے انکھیں کھولی تو اس کے پیچھے سیاہ برقعے میں ملبوس ایک عورت کھڑی تھی۔ وہ اکیلی نہیں تھی بلکہ اس کے پیچھے چھ سات آدمیوں کی فوج تھی۔ جو کہ سیام لباس زیب تن کیے ہوئے اور سیاہ گھونگٹ

اوڑے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔اس عورت نے سرنج میں بھرے ہوئے گلابی رنگ کے فلوئڈ کواس کے جسم میں اتارا۔اسی لمحے احمر کے سامنے ہر منظر دھندلا نظر آنے لگا۔یادیں گڈ مڈ ہورہی تھیں۔اسے پیچھے بولتے ہوئے لوگوں کی اوازیں کسی کنویں سے آتی ہوئی معلوم ہورہی تھیں۔منظر دھندلا تھا۔شدید دھندلا۔اہستہ اہستہ وہ زمین پر لیٹ گیا۔ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا۔تاریکی کا راج تھا روشنی کا داخلہ ممنون۔

جاری ہے

(اگلی قسط ائندہ ماہ انشاءاللہ)

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842